سورة الرعد

آیات ۱ - ۷

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓمّٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ ؕ وَالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱﴾
اَللّٰهُ الَّذِىۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجۡرِىۡ
لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّكُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ﴿۲﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ مَدَّ الۡاَرۡضَ وَجَعَلَ
فِيۡهَا رَوَاسِىَ وَاَنۡهٰرًا ؕ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيۡهَا زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ يُغۡشِى الَّيۡلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۳﴾ وَفِى الۡاَرۡضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّزَرۡعٌ وَّنَخِيۡلٌ صِنۡوَانٌ وَّغَيۡرُ
صِنۡوَانٍ يُّسۡقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۚ وَنُفَضِّلُ بَعۡضَهَا عَلٰى بَعۡضٍ فِى الۡاُكُلِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۴﴾
وَاِنۡ تَعۡجَبۡ فَعَجَبٌ قَوۡلُهُمۡ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ ۚ وَ
اُولٰٓئِكَ الۡاَغۡلٰلُ فِىۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۵﴾ وَيَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ بِالسَّيِّئَةِ
قَبۡلَ الۡحَسَنَةِ وَقَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِمُ الۡمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوۡ مَغۡفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلۡمِهِمۡ ۚ وَاِنَّ
رَبَّكَ لَشَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۶﴾ وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّ
لِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ ۧ ﴿۷﴾

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

- نام - سُوْرَةُ الرَّعْدِ ، الرعد کے معنی بادل کی گرج (Thunder)- آیت نمبر ۱۳ میں یہ لفظ آیا ہے، اس نام کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس سورۃ میں بادل کی گرج کے مسئلے سے بحث کی گئی ہے، بلکہ یہ صرف علامت کے طور پر یہ ظاہر کرتا ہے قرآنِ کریم کی دوسری سورتوں کی طرح
- سورت کا حجم: یہ سورۃ 43 آیات اور 6 رکوع پر مشتمل ہے
- زمانۂ نزول – اس کے مکی یا مدنی ہونے میں اگرچہ اختلاف پایا جاتا ہے لیکن باقی مکی سورتوں کی طرح اس سورت میں بھی بیشتر توحید، رسالت اور معاد پر گفتگو کی گئی ہے
- رکوع ۴ اور رکوع ٦ کے مضامین شہادت دیتے ہیں کہ یہ سورۃ بھی اسی دور کی ہے جس میں سورۃ یونس، ہود، اور اعراف نازل ہوئی ہیں، یعنی زمانہ قیام مکہ کا آخری دور۔
- سورت کا مرکزی مضمون: جو کچھ محمد ﷺ پیش کر رہے ہیں وہی حق ہے، مگر یہ لوگوں کی غلطی ہے کہ وہ اسے مان نہیں کر نہیں دے رہے۔ اس حوالے سے بار بار مختلف طریقوں سے توحید، معاد اور رسالت کی حقانیت ثابت کی گئی ہے، ان پر ایمان لانے کے اخلاقی و روحانی فوائد سمجھائے گئے ہیں، ان کو نہ ماننے کے نقصانات بتائے گئے ہیں، اور یہ ذہن نشین کیا گیا ہے کہ کفر سراسر ایک حماقت اور جہالت ہے۔ لیکن محض منطقی استدلال سے کام نہیں لیا گیا ہے بلکہ ایک ایک دلیل اور ایک ایک شہادت کو پیش کرنے کے بعد ٹھہر کر طرح طرح سے تخویف، ترہیب، ترغیب، اور مشفقانہ تلقین کی گئی ہے تاکہ عام لوگ جو منطقی استدلال سے زیادہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے، ایمان کے قریب آسکیں۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

سورت کے مضامین :

1. **قرآن کی دعوتِ توحید و آخرت حق ہے** (آیات ۱ تا ۱۸) ۔اس کے لیے کائنات کی ان نشانیوں کا ذکر جن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ پورا کارخانہ ایک ہی مدبر کی تدبیر و حکمت سے چل رہا ہے۔اس میں ربوبیت کا وسیع نظام ہے جو اس بات کی شہادت دے رہا ہے کہ اس کو بنانے والے نے کوئی کھیل تماشا نہیں بنایا ہے بلکہ اس کے پیچھے ایک عظیم قصد ہے جو ظہور میں آکے رہے گا، منکرین قیامت کے اس تعجب کا جواب کہ مر جانے اور سر گل جانے کے بعد دوبارہ اٹھائے جائیں گے، کفار کی طرف سے کسی نشانی عذاب کا مطالبہ اور اس کا جواب (عذاب کی بعض نشانیوں کی طرف اشارہ جو آئے دن لوگوں کے مشاہدے میں آتی رہتی ہیں، خدا کے سوا کسی دوسرے کو پکارنا سراب کو پانی سمجھ کر اس کے پیچھے بھاگنا ہے۔ کائناتی نشانیوں کا ذکر

2. **اہل توحید عقل والے اور اہل شرک بے وقوف ہیں** (آیات ۱۹ تا ۲۹) ۔ایمان کے فوائد اور ایمان والے اعمال اور کفر کے نقصانات اور کافرانہ اعمال بیان کئے ہیں ، ایمان والوں کے لیے انجام کار کی کامیابی کی بشارت اور اس دعوت کی مخالفت و مزاحمت کرنے والوں پر اللہ کی لعنت۔

3. **اہل ایمان کا انجام بخیر ہوگا** (آیات ۳۰ تا ۴۳) ۔ مخالفت، انکار اور سازشوں کے ماحول میں نبی اکرم ﷺ کو دعوت و تبلیغ جاری رکھنے کی ہدایت -آپ ﷺ کو تسلی کہ آپ سے پہلے آنے والے رسول بھی کوئی فرشتے یا آسمانی مخلوق نہیں تھے بلکہ آپ ہی کی طرح بشر اور بیویاں رکھنے والے انسان تھے، شرک ، شرکاء اور شفعاء کی نفی - انجام قریب آرہا ہے، عنقریب ان جھٹلانے والوں کو پتہ چل جائے گا کہ انجام کار کی کامیابی کس کا حصہ ہے۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

سورت کے چیدہ نکات :

- افراد و اقوام کے عروج وزوال کا ایک اٹل ضابطے کا ذکر۔ ہر وہ شخص یا قوم جو اپنی موجودہ پستی اور ذلت پر نالاں ہے اور عروج و بلندی کی خواہاں ہے اس پر غور و فکر کرے (۱۱، ۱۷، ۲۸)
- اسلام اپنے ماننے والوں میں جو ذہنی، روحانی اور عملی انقلاب برپا کرتا ہے۔اس کا ذکر بھی اس وسرت میں (۱۹تا ۲۴)
- اسلام سے بے بہرہ ہوتے ہوئے انسان کا دامن فکر و عمل جن آلودگیوں سے ملوث ہوتا ہے۔ ان کا ذکر بھی تاکہ اسلام کے انقلاب آفرین اثرات کا صحیح اندازہ لگایا جاسکے (۲۵)
- انسان اپنی بے پناہ مادی اور سائنسی ترقی کے باوجود آج بے چین اور مضطرب ہے اطمینان قلب ہی وہ جنس نایاب ہے جس کی انسان کو آج سب سے زیادہ ضرورت ہے ۔قرآنِ کریم نے اس سورت میں انتہائی سادہ، دلنشین اور روح پر ورانداز میں انسان کو اس متاع عزیز کا سراغ بتایا (أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ)
- مومنین (اہل حق، اہل توحید) کی دس صفات
- سورت کے مضامین کو ایسی مثالوں کے ذریعے فہم انسانی کے قریب لایا گیا ہے جو زندگی سے بھرپور اور متحرک ہیں
- انسان کو غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے کہ کائنات میں موجود نشانیوں میں اس کی رہنمائی کا وافر سامان موجود ہے، انسان عقل اور قوتِ ادراک کے سامنے کائنات کی وسعتیں پیش کی گئی ہیں، ان پر غور کرکے شاید وہ حقیقت کو پاسکے

الٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ ؕ وَالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَـقُّ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ①

الٓمّٓرٰ - الف۔لام۔میم۔را

الٓمّٓرٰ : حروفِ مقطعات (Abbreviated letters , Quranic initials)

تفصیل آگے اضافی مواد کے حصے میں

تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ - یہ کتاب کی آیات ہیں

وَالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ - اور جو اتارا گیا آپ کی طرف

مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَـقُّ - آپ کے رب (کی طرف) سے

وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ - اور لیکن لوگوں کی اکثریت

لَا يُؤۡمِنُوۡنَ - نہیں مانتی (ایمان نہیں لاتے)

ال م ر یہ کتاب الٰہی کی آیات ہیں، اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ عین حق ہے، مگر (تمہاری قوم کے) اکثر لوگ مان نہیں رہے ہیں

Alif. Lam. Mim. Ra'. These are the verses of the Divine Book. Whatever has been revealed to you from your Lord is the truth, and yet most (of your) people do not believe.

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ - یہ اللہ ہی ہے جس نے بلند کیا آسمانوں کو

بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا - بغیر ستونوں کے (جیسا کہ) تم دیکھتے ہو

عَمَدٌ جمع عِمَادٌ : ستون

ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ - پھر وہ متمکن ہوا عرش پر

اِسْتَوٰی یَسْتَوِیْ ، مصدر اِسْتِوَآءٌ : قائم ہونا، قرار پکڑنا، جلوہ افروز ہونا، سیدھا بیٹھنا (VIII)

وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ - اور مطیع کیا سورج کو اور چاند کو

سَخَّرَ یُسَخِّرُ ، مصدر تَسْخِیْرٌ : مسخر کرنا

كُلٌّ یَّجْرِیْ - سب رواں ہیں

جَرٰی یَجْرِیْ ، مصدر جِرْیَانٌ : چلنا، جاری ہونا

لِاَجَلٍ مُّسَمًّی - ایک معین مدت کے لیے

اَجَل : وقت، معیاد

مُسَمًّی : مقرر، معین

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ - وہ تدبیر کرتا ہے تمام کاموں کی

دَبَّرَ یُدَبِّرُ ، مصدر تَدْبِیْرٌ : تدبیر کرنا

یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ - وہ کھول کر بیان کرتا ہے نشانیوں کو

فَصَّلَ یُفَصِّلُ ، مصدر تَفْصِیْلٌ : تفصیل سے بیان کرنا (II)

بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ - شاید کہ تم اپنے رب سے ملاقات کا یقین کر لو

لِقَآءِ : ملاقات

وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْهٰرًا ؕ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳

وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ - اور وہی ہے جس نے پھیلایا زمین کو

مَدَّ یَمُدُّ ، مصدر مَدٌّ : پھیلانا، کھینچنا، بچھانا

اردو میں : مدّ، مدت، امداد، مدو جزر، مداد (سیاہی)

وَ جَعَلَ فِیْهَا - اور اس نے بنایا اس میں

رَوَاسِیَ وَ اَنْهٰرًا - پہاڑوں کو اور نہروں کو

رَوَاسِی ، رَاسِیَةٌ کی جمع - پہاڑ

اَنْهٰر، نَهْرٌ کی جمع - نہریں

وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ - اور سب پھلوں میں سے

جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ - اس نے بنایا ان میں دو جوڑے

زَوْجَیْن ، زَوْج کا تثنیہ (جوڑے)

جوڑے میں ہر ایک دوسرے کا زوج ہے - Spouse

یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ - وہ ڈھانپتا ہے رات سے دن کو

اَغْشٰی یُغْشِیْ ، مصدر اِغْشَآءٌ ڈھانپنا، چھاجانا

(IV)

اردو میں: غشی

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ - بیشک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ - ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں

تَفَكَّرَ یَتَفَكَّرُ ، مصدر تَفَكُّرٌ غور و فکر کرنا

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ
الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝٢ وَ هُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْهٰرًا ؕ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ
یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝٣

وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو ایسے سہاروں کے بغیر قائم کیا جو تم کو نظر آتے ہوں، پھر وہ اپنے تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہوا، اور اُس نے آفتاب و ماہتاب کو ایک قانون کا پابند بنایا اِس سارے نظام کی ہر چیز ایک وقت مقرر تک کے لیے چل رہی ہے اور اللہ ہی اِس سارے کام کی تدبیر فرما رہا ہے وہ نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتا ہے، شاید کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرو، اور وہی ہے جس نے یہ زمین پھیلا رکھی ہے، اس میں پہاڑوں کے کھونٹے گاڑ رکھے ہیں اور دریا بہا دیے ہیں اُسی نے ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے پیدا کیے ہیں، اور وہی دن پر رات طاری کرتا ہے ان ساری چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں

It is Allah Who has raised the heavens without any supports that you could see, and then He established Himself on the Throne (of Dominion). And He it is Who has made the sun and the moon subservient (to a law), each running its course till an appointed term. He governs the entire order of the universe and clearly explains6 the signs that you may be firmly convinced about meeting your Lord. He it is Who has stretched out the earth and has placed in it firm mountains and has caused the rivers to flow. He has made every fruit in pairs, two and two, and He it is Who causes the night to cover the day.8 Surely there are signs in these for those who reflect.

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱

سورت کا آغاز اسلامی نظریہ حیات کے ایک بنیادی مسئلہ سے

- یہ کتاب من جانب اللہ نازل ہوئی ہے۔ یہ جن حقائق پر مشتمل ہے، وہ حق اور سچے ہیں۔ یہ بات اسلامی نظریہ حیات کے اساسیات میں سے ہے۔ باقی تمام نظریات و عقائد اسی نکتے پر تعمیر ہوتے ہیں

" عقیدہ توحید، عقیدہ بعث بعد الموت، زندگی میں عمل صالح کی افادیت اور تمام اخلاقی تعلیمات اس بات پر موقوف ہیں کہ یہ سب احکام من جانب اللہ ہیں اور یہ قرآن کی شکل میں جبرائیل (علیہ السلام) خدا کی طرف سے لے کر آئے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ برحق ہیں۔ یہ ہے وہ بنیاد جس پر پورا دین تعمیر ہوا ہے"

- قرآنِ کریم کا بطور اللہ کے احسان کا ذکر - کہ قرآن فکر انسانی کی بناوٹ نہیں ہے اللہ کی جانب سے نازل ہوا ہے۔ اور امر حق ہے ۔اللہ تعالیٰ نے وہ عظیم نعمت، جس کا اس نے اپنے نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے وعدہ فرمایا تھا، اتار دی ہے۔ اب یہ لوگوں کا فرض ہے کہ اس کی صدق دل سے قدر کریں اور اس کی برکتوں سے متمتع ہوں

- اس میں لیکن تحدید (دھمکی) کا پہلو بھی کہ یہ کتاب الٰہی کی آیات ہیں جو لوگ ان کی قدر کرنے کی بجائے ان کا مذاق اڑائیں گے اور ان کی مخالفت میں اپنا زور صرف کریں گے وہ خود سوچ لیں کہ وہ اپنے لیے کس شامت کو دعوت دے رہے ہیں

- اس امرِ حق (قرآن کریم) کے مخاطبین میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو اسے نہیں مانتے، پس ضروری ہے کہ ان کے مقابلہ میں اس کی حقانیت آشکارا ہو جائے (جو مختلف براہان و دلائل سے اس سورت میں واضح کی گئی ہے)

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝۲ وَ هُوَ
الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْهٰرًا ؕ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳

کائناتی نشانیوں سے توحید و آخرت پر استدلال

- اللہ تعالیٰ نے ان آیاتِ کریمہ میں اپنے تخلیق کے کئی شاہکاروں کا ذکر کیا ہے :

1. اللہ نے اتنا بڑا اور بلند آسمان بغیر ستونوں کے قائم کر رکھا ہے۔
2. اللہ ہی اتنی بڑی کائنات کا حاکم ہے اور کائنات میں ہر کام اللہ ہی کے اذن سے ہو رہا ہے۔
3. اللہ سورج اور چاند کو ایک خاص ضابطہ کے تحت گردش دے رہا ہے۔
4. اللہ کائنات کے تمام معاملات کی تدبیر فرما رہا ہے اور جملہ مخلوقات کی ضروریات پوری فرما رہا ہے۔
5. اللہ نے وسیع و عریض زمین کو پھیلا دیا اور اُس میں بلند پہاڑ اٹھائے اور گہرے دریا و نہریں بہا دیں۔
6. اللہ نے ہر طرح کے پھل اور میوے جوڑوں کی صورت میں پیدا فرمائے۔
7. اللہ نے رات اور دن کا الٹ پھیر ایک باقاعدگی کے ساتھ جاری فرمایا

- یہ سارا نظامِ ہستی نہ صرف اس امر کی شہادت دے رہا ہے کی اس کو پیدا کرنا مخلوق میں کسی کے بس میں نہیں بلکہ یہ اس پر بھی شاہد ہے کہ ایک ہمہ گیر اقتدار اس پر فرمانروا ہے، اور وہ اقتدار خدائے وحدہٗ لاشریک کا ہے، رسول خدا جن حقیقتوں کی خبر دے رہے ہیں وہ فی الواقع سچی حقیقتیں ہیں۔ کائنات میں ہر طرف ان پر گواہی دینے والے آثار موجود ہیں۔ اگر لوگ آنکھیں کھول کر دیکھیں تو انھیں نظر آ جائے کہ قرآن میں جن جن باتوں پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے زمین و آسمان میں پھیلے ہوئے بیشمار نشانات ان کی تصدیق کر رہے ہیں۔

اَللّٰہُ الَّذِیۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَہَا ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ یُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّکُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ﴿۲﴾ وَ ہُوَ
الَّذِیۡ مَدَّ الۡاَرۡضَ وَ جَعَلَ فِیۡہَا رَوَاسِیَ وَ اَنۡہٰرًا ؕ وَ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیۡہَا زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّہَارَ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۳﴾

قدرت کے چند عظیم الشان مظاہر حکمت میں غور و فکر کی دعوت

- اجرام فلکی کے ساتھ زمین کا تعلق، زمین کے ساتھ سورج اور چاند کا تعلق، زمین کی بیشمار مخلوقات کی ضرورتوں سے پہاڑوں اور دریاؤں کا تعلق، یہ ساری چیزیں اس بات پر کھلی شہادت دیتی ہیں کہ ان کو نہ تو الگ الگ خداؤں نے بنایا ہے اور نہ مختلف با اختیار خدا ان کا انتظام کر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ان سب چیزوں میں باہم اتنی مناسبتیں اور ہم آہنگیاں اور موافقتیں نہ پیدا ہو سکتی تھیں اور نہ مسلسل قائم رہ سکتی تھیں۔ الگ الگ خداؤں کے لیے یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ مل کر پوری کائنات کے لیے تخلیق وتدبیر کا ایسا منصوبہ بنا لیتے جس کی ہر چیز زمین سے لے کر آسمانوں تک ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کھاتی چلی جائے اور کبھی ان کی مصلحتوں کے درمیان تصادم واقع نہ ہونے پائے۔
- زمین کے اس عظیم الشان کرے کا ایک بسیط خلا میں معلق ہونا، اس کی سطح پر اتنے بڑے بڑے پہاڑوں کا ابھر آنا، اس کے سینے پر ایسے ایسے زبردست دریاؤں کا جاری ہونا، اس کی گود میں طرح طرح کے بے حد و حساب درختوں کا پھلنا، اور مسلسل انتہائی باقاعدگی کے ساتھ رات اور دن کے حیرت انگیز آثار کا طاری ہونا، یہ سب چیزیں اس خدا کی قدرت پر گواہ ہیں
- یہ آثارِ کائنات گواہی پیش کر رہے ہیں اس عالم کا خالق و مدبر ایک ہی ہے، ان کا پیدا کرنے والا کمال درجے کا حکیم ہے، اور اس کی حکمت سے یہ بات بہت بعید معلوم ہوتی ہے کہ وہ نوع انسانی کو ایک ذی عقل و شعور صاحب اختیار و ارادہ مخلوق بنانے کے بعد، اور اپنی زمین کی بیشمار چیزوں پر تصرف کی قدرت عطا کرنے کے بعد، اس کے کارنامہ زندگی کا حساب نہ لے، اس کے ظالموں سے بازپرس اور اس کے مظلوموں کی دادرسی نہ کرے، اس کے نیکوکاروں کو جزا اور اس کے بدکاروں کو سزا نہ دے، اور اس سے کبھی یہ پوچھے ہی نہیں کہ جو بیش قیمت امانتیں میں نے تیرے سپرد کی تھیں ان کے ساتھ تو نے کیا معاملہ کیا؟

وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۴

وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ - اور زمین میں قطعے (خطّے) ہیں

قِطَعٌ ، قِطْعَةٌ کی جمع - قطعہ، ٹکڑا، خطہ

مُّتَجٰوِرٰتٌ - ایک دوسرے سے ملے ہوئے

(ج و ر) تَجَاوَرَ یَتَجَاوَرُ ، تجاوُرًا : ملا ہوا ہونا (III)

اردو میں : جار (پڑوسی) جوار (قرب وجوار)، مجاور (پاس رہنے والا)

مُتَجَاوِر - مُتَجَاوِرَات : باہم ملے ہوئے

وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ - اور باغ ہیں انگور کے اور کھیتیاں ہیں

اَعْنَاب ، عِنَب کی جمع - انگور

زَرْعٌ : کھیتی

وَّ نَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَیْرُ صِنْوَانٍ - کھجور کے درخت ہیں شاخ دار اور بغیر شاخوں کے

نَخِیْلٌ : کھجور کا درخت / ایسی کھیتی یا باغ جس میں کھجور کے درخت بکثرت ہوں

صِنْوَان : ایک جڑ سے کئی شاخیں، شاخوں والے، شاخ دار

(ص ن و) أَصْنَاء : درخت کا جڑ سے دو شاخیں نکالنا

صِنْوٌ : کسی درخت کی جڑ سے پھوٹنے والی مختلف شاخوں میں سے ہر ایک شاخ صِنْوٌ

صِنْوٌ کا تثنیہ اور جمع صِنْوَان

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۙ وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ - ان کو پلایا جاتا ہے ایک (ہی) پانی

سَقٰى يَسْقِيْ ، مصدر سِقَايَةٌ : پانی پلانا

اردو میں : ساقی، سقایہ، استسقاء (نمازِ استسقاء)

وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ - لیکن فضیلت دیتے ہیں ہم بعض کو بعض پر

فَضَّلَ يُفَضِّلُ ، مصدر تَفْضِيْلٌ

فضیلت دینا (II)

فِى الْاُكُلِ - ذائقے میں

اُكُل : پھل، ذائقہ، خوراک (ذائقہ میں)

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ - بیشک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ - ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں

وَاِنۡ تَعۡجَبۡ فَعَجَبٌ قَوۡلُهُمۡ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ؕ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ الۡاَغۡلٰلُ فِىۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝

وَاِنۡ تَعۡجَبۡ فَعَجَبٌ قَوۡلُهُمۡ - اور گر آپ تعجب کریں تو تعجب کے قابل ہے ان کا یہ قول

ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَ - کہ کیا جب ہو جائیں گے ہم مٹی

تُراب : مٹی

اِنَّا لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ - تو ہم ضرور پیدا کیے جائیں گے از سرِ نو ؟

اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ - یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اپنے رب سے

وَاُولٰٓـئِكَ الۡاَغۡلٰلُ - اور یہی وہ لوگ ہیں کہ پڑے ہوں گے طوق

اَغْلٰلُ ، غُلٌّ کی جمع - ہتھکڑیاں، طوق

فِىۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ - ان کی گردنوں میں

اَعْنَاقِ ، عُنُق کی جمع - گردنیں

وَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ اور یہ لوگ آگ والے (جہنمی) ہیں

هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ - یہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

وَفِى الۡاَرۡضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّزَرۡعٌ وَّنَخِيۡلٌ صِنۡوَانٌ وَّغَيۡرُ صِنۡوَانٍ يُّسۡقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعۡضَهَا عَلٰى بَعۡضٍ فِى الۡاُكُلِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿٤﴾ وَاِنۡ تَعۡجَبۡ فَعَجَبٌ قَوۡلُهُمۡ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ؕ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ الۡاَغۡلٰلُ فِىۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ ۚ وَ
اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿٥﴾

اور دیکھو، زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل واقع ہیں انگور کے باغ
ہیں، کھیتیاں ہیں، کھجور کے درخت ہیں جن میں سے کچھ اکہرے ہیں اور کچھ دوہرے سب کو ایک ہی
پانی سیراب کرتا ہے مگر مزے میں ہم کسی کو بہتر بنا دیتے ہیں اور کسی کو کمتر ان سب چیزوں میں
بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں، اب اگر تمہیں تعجب کرنا ہے تو
تعجب کے قابل لوگوں کا یہ قول ہے کہ "جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا
کیے جائیں گے؟" یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں
میں طوق پڑے ہوئے ہیں یہ جہنمی ہیں اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے

And on the earth there are many tracts of land neighbouring each other. There are on it vineyards, and sown fields, and date palms: some growing in clusters from one root, some standing alone. They are irrigated by the same water, and yet We make some excel others in taste. Surely there are signs in these for a people who use their reason. And were you to wonder, then wondrous indeed is the saying of those who say: "What! After we have been reduced to dust, shall we be created afresh?" They are the ones who disbelieved in their Lord; they are the ones who shall have shackles around their necks. They shall be the inmates of the Fire, wherein they will abide for ever.

محمد اقبال

وَفِى الۡاَرۡضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّزَرۡعٌ وَّنَخِيۡلٌ صِنۡوَانٌ وَّغَيۡرُ صِنۡوَانٍ يُّسۡقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعۡضَهَا عَلٰى بَعۡضٍ فِى الۡاُكُلِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۴﴾

کائناتی نشانیوں کے ایک اور پہلو کی طرف اشارہ

- اللہ تعالیٰ کے تخلیق کے مزید شاہکاروں کا ذکر :

8. اللہ نے زمین کو مختلف قطعاًت میں تقسیم کیا۔ کہیں کھیت ہیں، کہیں باغات، کہیں معدنیات یا دیگر مفید اشیاء کے ذخائر۔

9. اللہ ہی انگوروں اور کھجوروں کے باغات لگاتا ہے۔

10. اللہ نے ایک ہی جڑ سے کھجور کے دو درخت اگائے لیکن اُن کے پھلوں کے ذائقے اور لذتیں مختلف کر دیں۔

- ساری زمین کو اس نے یکساں بنا کر نہیں رکھ دیا ہے بلکہ اس میں بیشمار خطے پیدا کر دیے ہیں جو متصل ہونے کے باوجود شکل میں، رنگ میں، مادہ ترکیب میں، خاصیتوں میں، قوتوں اور صلاحیتوں میں، پیداوار اور کیمیاوی یا معدنی خزانوں میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ ان مختلف خطوں کی پیدائش اور ان کے اندر طرح طرح کے اختلافات کی موجودگی اپنے اندر اتنی حکمتیں اور مصلحتیں رکھتی ہے کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا۔

- اللہ نے اس کائنات میں کہیں بھی یکسانی نہیں رکھی ہے۔ ایک ہی زمین ہے، مگر اس کے قطعے اپنے اپنے رنگوں، شکلوں اور خاصیتوں میں جدا ہیں۔ ایک ہی زمین اور ایک ہی پانی ہے مگر اس سے طرح طرح کے غلے اور پھل پیدا ہو رہے ہیں۔ ایک ہی درخت اور اس کا ہر پھل دوسرے پھل سے نوعیت میں متحد ہونے کے باوجود شکل اور جسامت اور دوسری خصوصیات میں مختلف ہے۔ ان باتوں پر جو شخص غور کرے گا وہ کبھی یہ دیکھ کر پریشان نہ ہوگا کہ انسانی طبائع اور میلانات اور مزاجوں میں اتنا اختلاف پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ آگے چل کر اسی سورۃ میں فرمایا گیا ہے، اگر اللہ چاہتا تو سب انسانوں کو یکساں بنا سکتا تھا، مگر جس حکمت پر اللہ نے اس کائنات کو پیدا کیا ہے وہ یکسانی کی نہیں بلکہ تنوع اور رنگارنگی کی متقاضی ہے۔ سب کو یکساں بنا دینے کے بعد تو یہ سارا ہنگامہ وجود ہی بے معنی ہو کر رہ جاتا۔

وَاِنۡ تَعۡجَبۡ فَعَجَبٌ قَوۡلُهُمۡ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ؕ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ‌ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ الۡاَغۡلٰلُ فِىۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ‌ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۞

تعجب کے قابل اصل بات

- اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت اور اس کے خلق وتدبیر کی ان نشانیوں کی موجودگی میں جن کا ذکر یہاں ہوا ہے، تعجب کرنے کی بات وہ نہیں ہے جس سے آپ (ﷺ) لوگوں کو آگاہ کر رہے ہیں کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور خدا کے حضور حساب کتاب کے لیے حاضر ہونا ہے بلکہ تعجب کے قابل تو خود ان لوگوں کا یہ تعجب ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ جب ہم سڑ گل کر خاک ہو جائیں گے تو کیا از سرِ نو زندہ کیے جائیں گے؟
- جس اللہ نے پہلی مرتبہ تم لوگوں کو تخلیق کیا پوری کائنات اور اس کی ایک ایک چیز پر حکمت طریقے سے بنائی اس کے لیے یہ تعجب کرنا کہ وہ ہمیں دوبارہ کیسے زندہ کرے گا یہ سوچ اور یہ نظریہ اپنی جگہ بہت ہی مضحکہ خیز اور باعث تعجب ہے۔
- ان کا آخرت سے انکار دراصل خدا سے اور اس کی قدرت اور حکمت سے انکار ہے۔ دوبارہ جی اٹھنے کے عقیدے سے ان کا یہ انکار دراصل اللہ کے وجود کا انکار ہے۔ اس کی قدرت اور اس کے عَلٰی کُلِّ شَیْءٌ قَدِیْر ہونے کا انکار ہے۔
- اس انکار کا سبب بھی یہاں بتا دیا گیا ہے (گردنوں مین طوق) - گردن میں طوق پڑا ہونا قیدی ہونے کی علامت ہے۔ ان لوگوں کی گردنوں میں جہالت کے، کبر و انا کے، ہٹ دھرمی کے، خواہشات نفس کے، اپنے آبا و اجداد کی اندھی تقلید کے، اور جمود کے طوق پڑے ہوئے ہیں (اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ)، یہ طوق انھیں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کو دیکھنے کا موقع ہی نہیں دیتے کہ ان پر غور کر سکیں
- جس طرح انھوں نے دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کی اور اس کو مان کر نہیں دیا تو یہ لوگ ان نعمتوں کے کفران، حق ناشناسی، کبر و غرور اور ناقدری کے باعث جہنم کا ایندھن بنیں گے اور ہمیشہ اس آگ میں جلیں گے۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۶﴾

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ - اور وہ جلدی طلب کرتے ہیں آپ سے

اِسْتَعْجَلَ يَسْتَعْجِلُ ، مصدر اِسْتِعْجَالٌ جلدی چاہنا (x)

بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ - برائی کو بھلائی سے پہلے

سَيِّئَة : برائی

حَسَنَة : اچھائی

وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ - حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ گزر چکی ہیں ان سے پہلے

خَلَا يَخْلُوْ ، مصدر خُلُوٌّ : (وقت) گزرنا، خالی ہونا

الْمَثُلٰتُ - عبرت ناک سزائیں

مَثُلٰتُ ، مُثْلَةٌ کی جمع - مُثْلَة: لاش کے اعضاء کاٹنا(سزا کو دوسروں کے لیے مثال یا عبرت بنانا

مَثُلٰتُ : (ایسی سزائیں جو دوسروں کیلئے عبرت بن جائیں)

اردو میں : مثال، مثلہ (کرنا لاش کا)، تمثیل، مثلاً، مثیل

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ - اور بے شک آپ کا رب یقیناً معاف کرنے والا ہے

لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ - لوگوں کے لیے ان کے ظلم کے باوجود

وَاِنَّ رَبَّكَ - اور بے شک آپ کا رب

لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ - یقیناً بہت سخت سزا دینے والا بھی ہے۔

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۧ ۝

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ - اور کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے

كَفَرُوْا - (حق کو ماننے سے) انکار کیا ہے

لَوْلَآ اُنْزِلَ - کیوں نہ اتاری گئی

عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ - اس پر کوئی نشانی اس کے رب کی طرف سے

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ - حقیقت یہ ہے کہ تم تو بس خبردار کرنے والے ہو

أَنْذَرَ يُنْذِرُ ، إنذارًا : خبردار کرنا (IV)

مُنْذِرٌ : خبردار کرنے والا

وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۔ اور ہر قوم کے لیے ایک ہدایت دینے والا ہے

هَاد : راستہ دکھانے والا، ہدایت دینے والا، ہادی

هدَايَة سے اسم فاعل

وَ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى
ظُلْمِهِمْ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٦ وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ
لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۧ ۝٧

یہ لوگ بھلائی سے پہلے برائی کے لیے جلدی مچا رہے ہیں حالانکہ ان سے پہلے (جو لوگ اس روش پر چلے ہیں ان پر خدا کے عذاب کی) عبرت ناک مثالیں گزر چکی ہیں حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب لوگوں کی زیادتیوں کے باوجود ان کے ساتھ چشم پوشی سے کام لیتا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ تیرا رب سخت سزا دینے والا ہے، یہ لوگ جنہوں نے تمہاری بات ماننے سے انکار کر دیا ہے، کہتے ہیں کہ "اِس شخص پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری؟ تم تو محض خبردار کر دینے والے ہو، اور ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہے

They challenge you to hasten the coming of evil upon them before the coming of any good, although people who followed a like course before had met with exemplary punishment (from Allah). Verily your Lord is forgiving to mankind despite all their wrong-doing. Verily your Lord is also severe in retribution. Those who refused to believe in you say: "Why has no (miraculous) sign been sent down upon him from his Lord?" You are only a warner, and every people has its guide.

محمد اقبال

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰي ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

انسان مجموعہ اضداد ہے

- انسان خیر کے راستے پر چل پڑتا ہے تو فرشتے بھی اس پر رشک کرتے ہیں اور وسعت کونین بھی اس کے سامنے سمٹ جاتی ہے اور اگر یہ شر اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا راستہ اختیا کرتا ہے تو بعض دفعہ اس کی بداعمالیاں اس انتہا کو پہنچ جاتی ہیں کہ شیطان بھی اس کی نافرمانیوں اور اس کی بداطواریوں سے شرما جاتا ہے۔

گھٹے اگر تو بس ایک مشت خاک ہے انساں　　　　بڑھے تو وسعت کونین میں سما نہ سکے

- نبی اکرم ﷺ نے مشرکین مکہ کو مسلسل اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف بلایا اور کفر اور شرک کی خرابیاں اور نقصانات کھول کھول کر ان کے سامنے بیان فرمائے، انہیں بتایا کہ جس ہستی نے تمہیں پیدا فرمایا تمہاری زندگی کا ایک مقصد بھی مقرر کیا ہے اور زندگی گزارنے کے لیے مجھے اس نے ایک شریعت یعنی نظام زندگی دے کے بھیجا ہے۔ تم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اس کے مطابق اگر گزاروگے تو وہ دنیا میں بھی تم سے خوش ہوگا اور آخرت میں تمہیں جنت عطا فرمائے گا، لیکن اگر تم نے میری دعوت کو قبول نہ کیا اور شیطان کے راستے پر چلتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں جاری رکھیں تو کسی وقت بھی اس کا غضب عذاب کی صورت میں بھڑک سکتا ہے

- اس پر کفارِ نبی اکرم ﷺ سے بڑی ڈھٹائی سے کہتے اگر تم واقعی نبی ہو اور تم دیکھ رہے ہو کہ ہم نے تم کو جھٹلا دیا ہے تو اب آخر ہم پر وہ عذاب آ کیوں نہیں جاتا جس کی تم ہم کو دھمکیاں دیتے ہو ؟ کفار انہی باتوں کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ نادان خیر سے پہلے شر مانگتے ہیں، اللہ کی طرف ان کو سنبھلنے کے لیے جو مہلت دی جارہی ہے اس سے فائدہ اٹھانے کے بجائے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس مہلت کو جلدی ختم کردیا جائے اور ان کی باغیانہ روش پر فوراً گرفت کر ڈالی جائے۔

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۧ ۝

مشرکین کے مطالبہ کا جواب

- ان سے پہلے کتنی قومیں گزر چکی ہیں جنھوں نے انھیں کی طرح اپنے اپنے پیغمبروں کی تکذیب کی اور بالآخر کیفر کردار کو پہنچیں۔ کفارِ مکہ اپنے تجارتی سفروں میں قوم عاد، قوم ثمود، قوم مدین اور قوم لوط کے کھنڈرات سے گزرتے۔ انھیں خوب معلوم تھا کہ ان کی سرکشی کے نتیجے میں ان پر اللہ تعالیٰ کا تباہ کن عذاب آیا، لیکن بجائے سنبھلنے کے وہ دلیر ہو کر عذاب ہی کا مذاق اڑانے لگے۔
- یہ اللہ کی رحمت ہے کہ وہ ان کی سرکشی اور نافرمانی کے باوجود انہیں ڈھیل دیئے چلے جا رہا ہے کہ شاید وہ اپنے آپ کو بدل لیں اور راہِ راست پر آجائیں لیکن جب وہ کسی قیمت پر بھی راہ راست اختیار نہیں کرتے تو پھر جس طرح اللہ تعالیٰ در گزر اور رحمت والا ہے اسی طرح وہ سخت عذاب دینے والا بھی ہے۔ پھر اس کا عذاب آتا ہے اور ایسی قومیں مٹی کا زرق ہو کے رہ جاتی ہیں اور تاریخ میں انھیں عبرت کے طور پر یاد رکھا جاتا ہے۔
- نبی اکرم ﷺ کو تسلی کہ آپ کا کام ہر ایک مطمئن کر دینا نہیں، آپ تو بس خبردار کیئے جائیں جو آپ کی ذمہ داری ہے یہ خدمت ہم نے ہر زمانے میں، ہر قوم میں، ایک نہ ایک ہادی مقرر کر کے لی ہے۔ اب یہی ذمہ داری آپؐ ادا کر رہے ہیں، اس کے بعد جس کا جی چاہے آنکھیں کھولے اور جس کا جی چاہے غفلت میں پڑا رہے۔
- گویا انہیں بتا دیا گیا تم کسی اندھیر نگری میں نہیں رہتے ہو جہاں کسی چوپٹ راجہ کا راج ہو۔ اس کی خوب باز پرس ہو گی

اضافی مواد

Reference Material

حروف مقطعات

- حروف مقطعات انہیں اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ ان کو الگ الگ پڑھا جاتا ہے
- مجموعہ احادیث میں سے کوئی بھی ایسی متصل اور صحیح حدیث مذکور نہیں جو ان حروف کے معانی و مفہوم پر روشنی ڈالتی ہو
- ان کا حقیقی، حتمی اور یقینی مفہوم کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ اور اس کے رسول کے
- حروف مقطعات کے بارے میں اگرچہ بہت سی آراء ظاہر کی گئی ہیں، لیکن ان میں سے کوئی شے رسول اللہ سے منقول نہیں ہے۔
- حروف مقطعات کا کلام میں استعمال عرب میں معروف تھا، اس لیے قرآن میں ان کے استعمال پر کسی نے ان پر اعتراض نہیں کیا۔
- قرآن مجید کی ۱۱۴ میں سے ۲۹ سورتیں ایسی ہیں جن کا آغاز حروف مقطعات سے ہوا
- یہ حروف بھی قرآن مجید کا حصہ ہیں، ان کی تلاوت پر بھی وہی ثواب ملتا ہے جو باقی قرآن مجید کی تلاوت پر ملتا ہے

سورة الرعد آیات ۱ - ۷

- قرآنِ کریم کی دعوتِ توحید کا بیان، تمہیداً، قرآنِ کریم اور آپ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کے حق ہونے کا ذکر
- توحید کے اثبات کے لیے آفاق دلائل (اللہ تعالیٰ کائنات کا مدبر ہے، اس کے تمام امور کی تدبیر کر رہا ہے، وہی آخرت کو برپا کرنے والا بھی ہے)
- اس کائنات میں ربوبیت (creation, sustenance, provision, and caretaking) کا ایک وسیع اور لامتناہی نظام موجود ہے جو اس بات کا شاہد ہے کہ یہ پورا کارخانۂ قدرت، الل ٹپ نہیں، کسی اتفاق سے وجود میں نہیں آیا، اور نہ ہی یہ کوئی کھیل تماشا ہے۔
- یہ بالکل منطقی اور سراسر عقل کے تقاضے کے مطابق بات ہے کہ اس پورے آفاقی اور کائناتی نظام کے اندر ایک مقصدیت ہے، اس کے اندر نظم (coherence) ہے، اس کا ایک خالق، مالک اور مدبر ہے (اس کو پہچانو.......)
- منکرینِ آخرت (مشرکین) کے اس ستدلال کا جواب - کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو دوبارہ کیسے پیدا ہوں گے؟ انہیں بتایا گیا کہ تم نے اپنے پیدا کرنے والے رب کی طاقت کا انکار کیا ہے کیونکہ تم اپنے آباء کی اندھی تقلید کے پھندے میں جکڑے ہو
- آفاقی اور کائناتی حقائق جو عام انسان کے ہر وقت مشاہدے میں رہتے ہیں ان سے استدلال کر کے قرآنِ مجید نے ان عجائبات کو انسانی ذہن کے سامنے پیش کیا ہے کہ انسان اندھا بہرا بن کر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک برتر مخلوق کے طور پر ان حقائق پر غور کرے کہ اس کائنات کی حقیقت کبریٰ انسانی فہم وادراک کے قریب آ جائے اور وہ اپنے آپ اور اپنے مالک و خالق کو پہچان سکے